نظمیں

ڈاکٹر عفت زرّیں

تجھے ہم ڈھونڈ لیتے ہیں

کبھی جنت میں دوزخ میں
کبھی یادوں کے برزخ میں
کبھی پھولوں کے موسم میں
کبھی پت جھڑ کے عالم میں
تجھے ہم ڈھونڈ لیتے ہیں
کبھی شام غریباں میں
کبھی شبستاں میں
کبھی راہ گلستاں میں
کبھی موج پریشاں میں
تجھے ہم ڈھونڈ لیتے ہیں
مگر تو ہے کہ ہر اک لمحہ کسی انداز میں گم ہے
ہر لمحہ کسی بھی زاویہ کا رُخ بدلتا ہے
کبھی الجھا نظر آتا مجھ کو مصلحت انگیز رشتوں میں
کہ جیسے ان گنت رشتے ہوں انگلیوں پر
یاد کرنے کو
تو جب چاہے بدل دے راستے منزل کی
راہوں کے
تو جب چاہے چلا جائے کسی تنہا
جزیرے میں
عجب ہے زندگی تیری عجیب
تیری کہانی ہے
تو دریا تو نہیں لیکن
میری آنکھوں کا پانی ہے

543، گلی حکیم جی، چوڑی والان، جامع مسجد، دہلی۔110006

شاذیہ فخر

زندہ ہیں کتنے لوگ محبت کیے بغیر

بدلی ہیں اس نے اپنی نگاہیں تو کیا ہوا
قسمت میں میری رہ گئیں آہیں تو کیا ہوا
اب کے بدل چکا ہے وہ راہیں تو کیا ہوا
اس کے لیے ترس گئیں باہیں تو کیا ہوا
کل تک مرے لبوں پہ ہنسی کی بہار تھی
میں زندگی میں اتنی کہاں بے قرار تھی
وہ سامنے بھی ہو تو نہ کھولوں گی میں زباں
لکھی ہوئی تو ہے مرے چہرے پہ داستاں
پہلے وہ میرے پاس تھا اب دوریاں ہوئیں
جانے وہی کہ کون سی مجبوریاں ہوئیں
ہر صدمہ جھیلنا ہے شکایت کیے بغیر
میں چپ رہوں گی ان کو ملامت کیے بغیر
زندہ ہیں کتنے لوگ محبت کیے بغیر

او۔کے۔روڈ، نزد پرانا قبرستان، علی ہارڈ ویئر، آسنسول (مغربی بنگال)